بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

جھوٹی آرزوئیں (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

سورۃ البقرہ۔آیت نمبر(۷۸) کا لفظی ترجمہ، بامحاورہ ترجمہ اور تفسیر

وَمِنھُم	اُمِّیُّوْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ	الْکِتٰبَ	اِلَّآ	اَمَانِیَّ	وَاِنْ	ھُمْ
اور ان میں	اَن پڑھ	وہ نہیں جانتے	کتاب	سوائے	آرزوئیں	اور نہیں	وہ

اِلَّا	یَظُنُّوْنَ (۷۸)
مگر	گمان سے کام لیتے ہیں

بامحاورہ ترجمہ:۔اور ان میں کچھ اَن پڑھ ہیں جو کتاب نہیں جانتے سوائے چند آرزوؤں کے،اور وہ صرف گمان سے کام لیتے ہیں

فوائد وتفسیر:۔ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ کا مطلب یہ ہے کہ ان کی یہ آرزوئیں محض ان کے اور ان کے علماء کے ذہن کی پیداوار ہیں ،ان کو اصل حقیقت سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی کتاب کی اصل حقیقت سے تو کچھ واقف نہیں کہ اس میں ان کو کیا تعلیم دی گئی ہے، کیا نہیں دی گئی ہے بس ان کے ذہن میں کچھ تمنائیں اور خواہشات ہیں جو اگرچہ بالکل بے بنیاد اور بے حقیقت ہیں لیکن ان کے علماء کی غلط تعلیم سے ان کے اندر وہی رچی بسی ہوئی ہیں وہ اپنی کتاب کو اپنی انھیں خواہشات کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ان کے خیال میں ان کی کتاب ان کے اوپر کوئی ذمے داری عائد نہیں کرتی بلکہ صرف ان کی ان خواہشات کی سند تصدیق عطا کرنے کے لیے نازل ہوئی ہے۔قرآن مجید نے ان کی اس قسم کی بعض آرزوؤں کا حوالہ دیا ہے مثلاً:''اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن''.(البقرہ۔۸۰)'اور وہ کہتے ہیں کہ جنت میں نہیں جائیں گے مگر یہودی اور نصرانی ۔یہ ان کی آرزوئیں ہیں۔''(البقرہ۔۱۱۱)''کہہ دو کہ اگر آخرت کی کامیابیاں اللہ کے نزدیک دوسروں کے مقابل میں تمہارے ہی لیے مخصوص ہیں تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔''(البقرہ۔۹۴)''اور یہود اور انصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔''(۱۸۔المائدہ)

یہ ان کی آرزوؤں میں سے صرف چند بطور مثال ذکر ہوئی ہیں۔ظاہر ہے کہ جو لوگ اس قسم کے ادہام میں مبتلا اور ایسے لذیذ خواب دیکھ رہے ہوں،جن پر ذمہ داری کا (چند رسوم کی ادائیگی کے سوا) کوئی بوجھ بھی نہ ہو اور حقوق جن کے لیے سارے خدا کے ہاں محفوظ ہوں،وہ اس قرآن پر ایمان لانے والے کسی طرح بن سکتے تھے جو ان کو ان لذیذ خوابوں سے بیدار کر کے زندگی کی حقیقتوں اور اس کی اصلی ذمہ داریوں کے سامنے کھڑا کرنا چاہتا تھا۔

اَمَانِی(آرزوئیں):۔امانی کیا ہے، سستے نسخے، سستی نجات، وہ قصے کہانیاں جو ان کے علماء نے ان کے اندر مشہور کر رکھے تھے، جو ان کے عوام نے اپنے دین کے بارے میں گھڑ رکھے تھے۔ایسے ٹوٹکے جن کی برکت سے جنت حاصل ہو جائے۔آج ہماری قوم کا بھی تو حال یہی ہے،قرآن نہیں جانتے ، نہ جاننے کی کوئی کوشش ہے۔افسوس کے ساتھ کہنا پڑھتا ہے کہ دنیاوی علوم کے بڑے بڑے ادارے ہیں، بڑی بڑی جگہیں ہیں اور قرآن سیکھنے کیلئے کوئی ادارہ ہی نہیں؟ بات یہ ہے کہ اللہ نے نجات کا راستہ قرآن کے اندر بتایا ہے اور قوم کو قرآن کا پتہ نہیں،علماء نے اُن کو ایسے قصے سنا کر لوریاں دی کے قوم سو چکی ہے، بلکہ لفظ علماء مناسب نہیں کیونکہ علماء ایسا کام نہیں کرتے ،یہ تو ہیں دین کے اَن پڑھ ٹھکیدار،جنہوں نے دین کا نام

استعمال کیا لیکن دین کا سطحی Baisc knowledge بھی نہیں رکھتے،اس سے مراد کسی کی توہین نہیں بلکہ اس دعوی کی بنیاد ایک ریسرچ ہے۔اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کا ایک ادارہ ہے دعوۃ اکیڈمی،اس ادارے نے چند سال پہلے پاکستان کی مساجد کا ایک سروے کرایا تھا،ایک لاکھ بیس ہزار مساجد کا سروے کیا گیا تھا کہ اُن کے آئمہ کے دینی علم کا کیا عالم ہے؟ جولوگ وہاں نماز پڑھاتے ہیں اُن کا دینی علم کتنا ہے؟ تو سروے کے مطابق 80% آئمہ نماز کا ترجمہ تک نہیں جانتے تھے۔یعنی ۱۰۰ میں سے ۸۰ مسجدوں کے نمازیں پڑھانے والے یہ نہیں جانتے کے کیا پڑھا رہے ہیں،قرآن کا علم تو دور کی بات ہے۔یہ ہے **اسلامی** جمہوریہ پاکستان۔آپ دیکھیں ہمارے آس پاس بہت سے قصے گھڑے ہوئے ہیں جنت میں جانے کے،جب مولوی حضرات کہانیاں عوام کو سنائیں تو انہیں کیا ضرورت ہے نماز پڑھنے کی،زکوۃ دینے کی،والدین کا حکم ماننے کی،لوگوں سے اچھے معاملات کرنے کی،قرآن سمجھنے کی اور قرآن میں تدبر کرنے کی۔''بھلا ان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ وہ بھی برا کرتے ہیں''۔(المائدہ ۔۶۳)

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلئے ای میل کریں :۔ **subscribe@islamic-portal.net**

یہ سلائیڈز زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آگے تقسیم کرنے میں ہمارا ساتھ دیں۔جزاك الله **www.islamic-portal.net**